بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مسلم کمپنی میں آڈیٹر(Auditor)کی جاب کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا غیر مسلم کمپنی میں آڈیٹر(Auditor)کی جاب کرنا اور وہاں کا آڈٹ کرنا، جائز ہے؟ کیا اس جاب کی آمدنی حلال ہوگی؟

جواب

قوانین شرعیہ کی رو سے ایک مسلمان کے لیے کسی غیر مسلم کے ہاں ملازمت کرنا فی نفسہٖ جائز ہے، بشرطیکہ وہ کام بذاتِ خود جائز ہو اور اس میں مسلمان کے لیے کوئی ذلت واہانت نہ ہو۔ آڈٹ فی نفسہٖ ایک پیشہ ورانہ اور باعزت کام ہے، لہذا اگر اس میں کسی ناجائز فعل کا ارتکاب نہ کرنا پڑے، تو اس کام پر غیر مسلم کمپنی میں ملازمت کرنا، جائز ہوگا اور اس کی آمدن بھی حلال ہوگی۔ ہاں اگر آڈٹ کے دوران براہ راست ناجائز کام کرنا پڑے یا کسی ناجائز کام میں معاونت کرنی پڑے، مثلاً: مالیاتی آڈٹ(Financial Audit)میں سودی دستاویزات کی جانچ پڑتال اور ان کی تصدیق کرنا یا کام کے آڈٹ(Operational Audit)میں کسی ناجائز پروڈکٹ کی تحقیق و توثیق کرنا وغیرہ، تو ایسی صورت میں یہ کام ممنوع و ناجائز ہوگا۔

امام فخرالاسلام حسن بن منصور قاضی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(سال وفات:592ھ/1196ء)لکھتے ہیں:"مسلم آجر نفسه من نصراني إن استأجره لعمل غير الخدمة جاز"ترجمہ: مسلمان نے اپنے آپ کو کسی نصرانی کا اجیر بنایا، اگر اس نے مسلمان کو خدمت کے علاوہ کسی کام کے لیے اجرت پر رکھا، تو جائز ہے۔ (الفتاوی الخانیہ، کتاب الاِجارات، باب الاِجارۃ الفاسدۃ، جلد2، صفحہ 225، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(سال وفات:1340ھ/1921ء)لکھتے ہیں:"غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیہاب بشروطہا جائز...اسے نوکر رکھنا جس میں کوئی کام خلاف شرع نہ ہو، اس کی جائز نوکری کرنا جس میں مسلم پر اس کا استعلا نہ ہو، ایسے ہی امور میں اجرت پر اس سے کام لینا یا اس کا کام کرنا...فی نفسہ حلال ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 421، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"معاملت مجردہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو، نہ اضرار اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے، چہ جائیکہ کافر۔"(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 433، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "ملازمت دو قسم ہے: ایک وہ جس میں خود ناجائز کام کرنا پڑے، جیسے یہ ملازمت جس میں سود کا لین دین، اس کا لکھنا پڑھنا، تقاضا کرنا اس کے ذمہ ہو، ایسی ملازمت خود حرام ہے، اگرچہ اس کی تنخواہ خالص مال حلال سے دی جائے، وہ مال حلال بھی اس کے لیے حرام ہے، اور مال حرام ہے تو حرام در حرام۔ دوسرے یہ کہ وہ ملازمت فی نفسہ امر جائز کی ہو مگر تنخواہ دینے والا وہ جس کے پاس مال حرام آتا ہے، اس صورت کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ جو کچھ اسے تنخواہ میں دیا جارہا ہے، بعینہٖ مال حرام ہے، نہ بدلا نہ مخلوط ہوا نہ مستہلک ہوا، تو اس کا لینا حرام ورنہ جائز۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 515، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: "اکاؤنٹنٹ کی ملازمت کمپنی کا حساب لکھنے کی ہوتی ہے، اس میں کوئی خاص معین (گناہ کے) فعل پر ملازمت نہیں ہوتی، لہذا ملازمت جائز ہے۔۔۔ اکاؤنٹنٹ کی ملازمت اجارہ فاسدہ نہیں ہے اور اس کی اجرت بھی ناجائز نہیں ہوگی۔" (وقار الفتاوی، جلد 3، صفحہ 333-334، بزم وقار الدین، کراچی)

قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ 5، آیت 2)

امام ابو بکر احمد بن علی قاضی جصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: "نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى" ترجمہ: (مذکورہ آیت مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں پر دوسروں کی مدد کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ (أحکام القرآن للجصاص، جلد 2، صفحہ 381، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "معصیت پر اعانت خود ممنوع و معصیت (ہے)۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 149، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک دکان میں ملازمت کرنے کے متعلق سوال ہوا جس میں سودی لین دین کا معاملہ بھی تھا، تو آپ نے جواباً فرمایا: "اس دکان کی ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا یا کسی اور فعل ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے، قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گناہ اور زیادتی پر تعاون نہ کرو۔ ت)۔۔۔ اور اگر کسی امر جائز کی نوکری ہے تو جائز ہے، تنخواہ میں وہ روپیہ کہ بعینہٖ سود میں آیا ہو، نہ لے، اور مخلوط و نامعلوم ہو تو لے سکتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 522، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1307

تاریخ اجراء: 07ربیع الاول1448ھ/21اگست2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net